

ہادی مہدی ؛سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ﷺ

کاوش :اصلاح میڈیا ٹیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ﷺ لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ہادی و مہدی بنا دے، یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں۔ یہ کوئی چھوٹی سی سعادت یا معمولی سی فضیلت نہیں، کیونکہ مہدی ہونا بہت بڑی خوش بختی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کو "مہدی" کا اعزاز دیا، جن کی سنت کو لازم پکڑنے کی وصیت فرمائی۔

بعض لوگ تمام محدثین کرام کے فیصلے کو چھوڑ کر صرف پانچویں صدی ہجری کے ایک محدث، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کے قول کی وجہ سے اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے والے راوی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی نہیں، لہذا یہ روایت منقطع (ضعیف) ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں

قال الامام الترمذی :حدثنا محمد بن يحيى قال :حدثنا أبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لمعاوية :اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به. هذا حديث حسن غريب

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے دعا فرمائی :اے اللہ !ان کو ہادی، ہدایت یافتہ اور ان کی وجہ سے لوگوں کو

ہدایت عطا فرما۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔) "سنن الترمذی: 3842)

اس حدیث کو امام ترمذی (سنن الترمذی، ح: 3823) اور امام جورقانی (الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر) تحت الحدیث: 182 (حسن کہا ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یہ تین حدیثیں صحیح ترین ہیں

وأصح ما روي في فضل معاوية حديث أبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي (صلى الله عليه وسلم) (فقد أخرجه مسلم في صحيحه وبعده حديث العرباض اللهم علمه الكتاب وبعده حديث ابن أبي عميرة اللهم اجعله هاديا (59/ 106) مهديا تاريخ دمشق لابن عساکر

مذکورہ حدیث میں صاف ذکر ہے کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔ صرف یہی نہیں، بلکہ انہوں نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں

امام بخاری (256ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کرتے ہوئے ان کی روایت یوں درج کی ہے

وقال لي ابن أزر، يعني أبا الأزر: حدثنا مروان بن محمد الدمشقي، حدثنا سعيد، حدثنا ربيعة بن يزيد، سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول، في معاوية بن أبي سفيان اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده، واهد به (وسنده حسن)

(التاريخ الكبير للبخاري بحواشي محمود خليل: 7/ 326)

: امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثنا ابن زنجويه نا سلمة بن شبيب نا مروان يعني ابن محمد نا سعيد يعني ابن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة

أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية " :اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به(وسنده صحيح) (معجم الصحابة للبغوي: 4/ 490)

: امام ابن ابى عاصم رحمه الله فرماتے ہیں

حدثنا محمد بن عوف، نا مروان بن محمد، وأبو مسهر قالوا :نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية :«اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(وسنده صحيح) (الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 2/ 358)

: امام طبرانی رحمه الله فرماتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، ثنا أَبُو مُسْهَرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمُعَاوِيَةَ «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهِدًا وَاهِدًا/»(امام ابوزرعہ دمشقی-وسنده صحيح) (مسند الشاميين للطبراني: 1/ 190)

: امام ابو نعیم اصبہانی رحمه الله فرماتے ہیں

حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو زرعة الدمشقي، ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية :«اللهم، اجعله هاديا مهديا، واهده، واهد به»(سند صحيح ہے-) (معرفة الصحابة لأبي نعیم: 4/ 1836)

،مذکورہ پانچ کتابوں(التاریخ الكبير للبخاری، معجم الصحابة للبغوی الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم، مسند الشاميين للطبرانی اور معرفة الصحابة لأبی نعیم میں میں عبدالرحمن بن ابی عمیره رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کر رکھی ہے کہ

انہوں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے۔ والحمد للہ

حدیث کے الفاظ میں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کی وضاحت اور خود یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کی صراحت کے بعد اب کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔

اس کے باوجود ہم محدثین کرام کا فیصلہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں؛

- اس حدیث کے راوی سعید بن عبدالعزیز التنوخی اسی حدیث میں 1 فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول : ہیں۔ دلیل درج ذیل ہے

، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، ثنا أَبُو مُسْهَرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ سَعِيدٌ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ فِي مُعَاوِيَةَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَاهِدًا وَاهِدًا بِهِ» (حدیث عباس الترقفی ح: 44، وسنده صحيح

:- امام ابن سعد رحمہ اللہ (230ھ) فرماتے ہیں 2

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَيْرَةَ الْمُزَنِيِّ. وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

/عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں-) "الطبقات الكبرى ط العلمية: 7" (292)

- امام بخاری (256ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ 3

(التاريخ الكبير للبخاري بحواشي المطبوع: 5/ 240)

- امام ابو حاتم (277ھ) نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ (علل الحديث 4، لابن أبي حاتم: 6/ 382)

- امام ابو القاسم البغوی (317ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ 5-
(معجم الصحابة للبغوي: 4/ 489)

- عبدالرحمن بن ابی حاتم (327ھ) فرماتے ہیں: عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، له صحبة
عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔) "الجرح والتعديل لابن أبي حاتم"
(5/ 273):

مزید لکھتے ہیں

محمد بن ابی عمیرہ شامی له صحبة وهو أخو عبد الرحمن بن أبي عميرة
لهما صحبة

محمد بن ابی عمیرہ اور عبد الرحمن بن عمیرہ دونوں بھائی صحابی
ہیں۔) "الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 8/ 54)

- امام ابن حبان (354ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ 7-
عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني سكن الشام حديثه عند أهلها (الثقات لابن
حبان: 3/ 252)

:- خطیب بغدادی (364ھ) فرماتے ہیں 8

عبد الرَّحْمَنِ بن أبي عميرة الْمُزْنِي الشَّامِي لَهُ صُحْبَةٌ وَرِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی شامی صحابی ہیں اور نبی کریم صلی
اللہ سے روایت بھی (بیان کرتے ہیں۔) "تالي تلخيص المتشابه: 2/ 539)

- امام ابو نعیم اصبہانی (439ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ 9-

(معرفۃ الصحابة لأبي نعيم: 4/ 1836)

:- حافظ ابن عساکر (571ھ) فرماتے ہیں 10

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ويقال الأزدي أخو محمد بن أبي عميرة
وله صحبة

عبد الرحمن بن أبي عميرة مزنی اور ان کو ازدی بھی کہا گیا ہے محمد"
بن ابی عمیرہ کے بھائی اور صحابی ہیں۔) "تاریخ دمشق لابن عساکر
(229/ 35:

:- حافظ نووی (676ھ) فرماتے ہیں 11

عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي، رضى الله عنه، عن النبي - صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أنه قال لمعاوية: "اللهم اجعله هاديًا مهديًا". رواه الترمذي
وقال: حديث حسن

صحابی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی
اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا
دے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے۔) "تہذیب
(الأسماء واللغات: 2/ 103، 104

- حافظ مزی (742ھ) فرماتے ہیں: لَهُ صُحْبَةٌ 12

صحابی ہیں۔) "تہذیب الکمال فی أسماء الرجال: 17/ 321")

:- حافظ ذہبی (748ھ) فرماتے ہیں 13

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني. صحابي --- وبعضهم يقول: هو تابعي

"عبد الرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔ بعض نے کہا کہ تابعی ہیں۔"

ان بعض کا رد کرتے ہوئے دوسری جگہ فرماتے ہیں: عبد الرحمن بن
أبي عميرة المزني صحابي

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔) "الکاشف: 1/638"

نیز لکھتے ہیں:

وقال أبو مسهر: حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية " : اللهم علمه الكتاب والحساب، وقه العذاب . " هذا الحديث رواه ثقات، لكن اختلفوا في صحبة عبد الرحمن، والأظهر أنه صحابي.

اگرچہ بعض نے سیدنا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ وہ صحابی رسول ہیں۔) تاریخ الإسلام ت بشار: 2/541)

- حافظ تقی الدین محمد بن احمد الحسنى الفاسى المكى) 832ھ (لکھتے ہیں 14:

وقال في حقه: «اللهم اجعله هاديا مهديا». رواه الترمذی من حديث عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وحسنه الترمذی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں " فرمایا: اے اللہ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ اس کو امام ترمذی نے صحابی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔) "العقد الثمین فی تاریخ (البلد الأمين: 6/92

:- علامہ سیوطی) 911ھ (انہیں صحابی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں 15

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي عن النبي صلى الله عليه وسلم- أنه قال لمعاوية: "اللهم اجعله هاديًا مهديًا" (تاريخ- الخلفاء، ص: 149)

:- ابن حجر ہیتمی (974ھ) نے صحابی کہتے ہوئے لکھا ہے 16
عبد الرَّحْمَن بن أبي عميرة الصَّحَابِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ لِمَعَاوِيَةَ (اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا

(الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة: 2/ 626)

- علامہ عبدالعزیز ملتانی (1239ھ) انہیں مدنی صحابی لکھتے 17
ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں

عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي المدني أن النبي - صلى الله عليه وسلم
قال لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به الناس" رواه الترمذي -
وحسنه (الناحية عن طعن أمير المؤمنين معاوية، ص: 39)

- حافظ ابن حجر (852ھ) حافظ ابن عبد البر کا رد کرتے ہوئے لکھتے 18
ہیں:

،فعجب من قول ابن عبد البر: حديثه منقطع الإسناد مرسل، لا تثبت أحاديثه
ولا تصحّ صحبته. وتعقبه ابن فتحون، وقال: لا أدري ما هذا، فقد رواه
مروان بن محمد الطاطري، وأبو مسهر، كلاهما عن ربيعة بن يزيد- أنه
سمع عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول. قلت: قد ذكر من أخرج الروایتين، وفات ابن فتحون أن يقول: هب أن
هذا الحديث الذي أشار إليه ابن عبد البر ظهرت له فيه علّة الانقطاع، فما
يصنع في بقية الأحاديث المصرّحة بسماعه من النبي صلى الله عليه وسلم
فما الذي يصحّ الصحبة زائداً على هذا؟ مع أنه ليست للحديث الأول علّة
الاضطراب (الإصابة في تمييز الصحابة: 4/ 288، 289)

مزید لکھتے ہیں

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني: وقيل ابن عميرة، بالتصغير، بغير أداة كنية، وقيل ابن عمير، مثله بلا هاء، ويقال فيه القرشي. قال أبو حاتم وابن السكّن: له صحبة، ذكره البخاري، وابن سعد، وابن البرقي، وابن حبان وعبد الصمد بن سعيد في الصحابة. وذكره أبو الحسن بن سميع في الطبقة الأولى من الصحابة الذين نزلوا حمص، وكان اختارها. وقال ابن حبان سكن الشام، وحديثه عند أهلها). الإصابة في تمييز الصحابة: 4/ 287)

امام ابو حاتم رحمہ اللہ کا تسامح

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نے یہ حدیث نبی /کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی) علل الحدیث لابن ابی حاتم: 6/ لیکن یہ قول مضر نہیں، کیونکہ اس میں سیدنا عبد الرحمن بن، (382) ابی عمیرہ کا صحابی ہونا واضح طور پر بتایا گیا ہے، اس کا زیادہ سے زیادہ یہ مطلب ہے کہ یہ روایت انہوں نے ڈائریکٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی پھر بھی یہ مرسل صحابی ہو گی جو کہ حجت ہوتی ہے۔

دراصل امام ابو حاتم رحمہ اللہ کو ایک سند کی وجہ سے یہ تسامح ہوا۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم (6/381) (کی سند میں ہے عن ابن ابی عمیرہ عن معاویہ ہے۔ امام ابو حاتم نے اس سند میں سیدنا معاویہ کے واسطے کی وجہ سے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈائریکٹ نہیں سنی، بلکہ اس میں سیدنا معاویہ کا واسطہ ہے۔ لیکن سیدنا معاویہ کے واسطے والی کوئی صحیح سند موجود نہیں۔ واللہ اعلم۔

: اضطراب کی حقیقت

حافظ ذہبی نے الولید بن مسلم کی ضعیف روایت کی وجہ سے اس روایت میں علت کا دعویٰ کیا ہے، جو کہ درست نہیں، کیوں کہ جب یہ روایت ہی ضعیف ہے تو اضطراب نہیں بنتا۔ دوسرا سعید تنوخی سے

اکثر رواۃ نے سعید عن ربیعہ بن یزید ہی بیان کیا ہے اور حافظ ابن عساکر (تاریخ دمشق: 59/84) نے بھی ولید بن مسلم کی روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا

روایۃ الجماعة هي الصواب۔ کہ ولید بن مسلم کے مقابلے میں اکثر راویوں کا بیان ہی درست ہے۔

ولید بن مسلم نے سعید عن یونس بن میسرۃ عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ذکر کیا جو کہ مرجوح ہے۔ اور تاریخ دمشق (59/83) میں یہی روایت ہے لیکن اس میں ولید بن مسلم کی سند میں سعید کا استاذ ربیعہ کا ذکر ہے نہ کہ یونس بن میسرہ کا، لہذا حافظ ذہبی کی درج ذیل بات درست نہیں ہے۔

،وبہ حدثنا أبو زرعة، حدثنا أبو مسهر، حدثني سعيد، عن ربیعة بن یزید عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به

وبہ حدثنا عبدان، حدثنا علي بن سهل الرملي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا سعيد، عن يونس -هو ابن ميسرة- عن عبد الرحمن بن أبي عميرة: أنه سمع النبي -صلى الله عليه وسلم- وذكر معاوية، فقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا (7/ 143) واهد به . "فهذه علة الحديث قبله سير أعلام النبلاء ط الحديث

عین ممکن ہے کہ امام ابو حاتم کے قول کی وجہ سے ہی ابن عبدالبر نے انقطاع کا دعویٰ کیا ہو کیوں کہ اس سند میں ابن ابی عمیرہ کے بعد سیدنا معاویہ کا ذکر ہے اور ولید بن مسلم کی مذکورہ روایت کی وجہ سے اضطراب کا دعویٰ کیا ہو لیکن ہمارے ذکر کردہ دلائل کی وجہ سے یہ سارے شبہات ختم ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

: سعید تنوخی کے اختلاط کا مسئلہ

اس کے راوی سعید بن عبدالعزیز تنوخی پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ مختلط ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیوں کہ ان کے شاگرد ابو مسہر ہی فرماتے ہیں:

كان سعيد بن عبد العزيز قد اختلط قبل موته وكان يعرض عليه قبل أن يموت وكان يقول لا أجزها (تاریخ ابن معین - رواية الدوري: 4/ 479)
لہذا اختلاط کا اعتراض درست نہیں کیوں کہ انہوں نے حالت اختلاط میں کوئی روایت بیان ہی نہیں کی۔

ان پر دوسرا اعتراض تدلیس کا کیا جاتا ہے، لیکن یہ تدلیس سے بری ہیں (الفتح المبين، ص: 65)

:انقطاع کا شبہ

بعض کا کہنا ہے کہ ربیعہ بن یزید کی ابن ابی عمیرہ سے ملاقات مشکل ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں کیوں کہ بسند حسن و صحیح ان کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو:

: امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وقال لي ابن أزر، يعني أبا الأزر، حدثنا مروان بن محمد الدمشقي، حدثنا سعيد، حدثنا ربعة بن يزيد، سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول، في معاوية بن أبي سفيان اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده، واهد به (التاريخ الكبير للبخاري بحواشي محمود خليل: 7/ 326)

ابو الازھر سے مراد احمد بن الازھر النيسابوری ہیں۔ صدوق ہیں۔ سند حسن ہے۔

: امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حدثنا ابن زنجويه نا سلمة بن شبيب نا مروان يعني ابن محمد نا سعيد يعني ابن عبد العزيز عن ربعة بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة

أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية " :اللهم اجعله هاديا
مهديا واهده واهد به (معجم الصحابة للبغوي :4/ 490)

ابن زنجويه سے مراد :محمد بن عبدالملک بن زنجويه ہیں۔ ثقہ ہیں۔ سند
صحیح ہے۔

مذکورہ دونوں کتب میں ربیعہ بن یزید کے سماع کی صراحت کی وجہ
سے حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی درج ذیل بات درست نہیں

أَرْسَلَهُ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَبْعُدُ إِذْرَاكُهُ لِابْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ (معجم الشيوخ الكبير
للذهبي :1/ 155)

مزید تفصیل کے لیے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ہماری
زیر ترتیب کتاب کا انتظار فرمائیے۔